سوال

میں نے ایک مطلقہ عورت سے شادی کی ہے اوراس کا پہلے خاوند سے تین برس کا بچہ بھی ہے ، ہماری شادی سے لیکر آج تک بچے کے والد نے بچے کوماں کے پاس رات گزارنے کی اجازت نہیں دی اورنہ ہی وہ زیادہ ملنے ہی دیتا ہے ، ہم نے اسے کہا کہ اہل علم سے فیصلہ کرواتے ہیں لیکن وہ بچے کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہے اورافسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ قرآن وسنت کا بھی پابند نہیں ۔ بچہ روتا ہے اورجب جانے وقت ہوتواسے غصہ کی بنا پر عصبیت سی آجاتی ہے ، وہ اپنی زبان سے کہتا ہے حالانکہ اس کی عمر صرف تین برس ہے سبحان اللہ میں اپنے والد کے ساتھ نہیں جانا چاہتا ۔ اس میں یہ بات روزبروززیادہ ہوتی جارہی ہے ، اس لیے ہم نے بیوی کے حق کے لیے عدالت میں جانے کا سوچنا شروع کردیا ہے (اللہ تعالی ہمیں اس سے بچا کر رکھے) ۔ اگرکوئی واضح اورظاہر دلیل ہے کہ ماں کوزیارت کا حق حاصل ہے ، یا پھر صحابہ کرام میں سے کسی ایک کا اپنی مطلقہ بیوی اوربچے کی دیکھ بھال اورحق کے واقعہ وغیرہ ہے کہ انہوں نے ایسی حالت میں کس طرح تصرف کیا تووہ ہمیں بتائیں ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارا تعاون فرمائیں گے ہمیں بہت زیادہ پریشانی ہے ، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطا فرمائے ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

ملنا ملانا بھی تربیت کی ایک قسم ہے جوکہ بچہ والدین کی پرورش میں ہی سیکھتا ہے اوران دونوں کی دیکھ بھال اوراس کی اچھی تربیت کرنے سے بچے کا جسم بڑھتا اوراس کی عقل میں نمو اورپختگی آتی ہے اوروہ اپنے آپ کوپاکیزہ بنا کر زندگی کے لیے تیار کرتا ہے ۔

اورجب والدین کے درمیان علیحدگی ہوجائے اوران کا کوئی بچہ بھی ہوتواس صورت میں باپ سے زیادہ ماں کوبچے کا حق ہے جب تک کہ کوئی مانع نہ پایا جائے اوریا پھربچے میں کوئی وصف ہوجواختیار کا تقاضہ کرے ۔

باپ کے مقابلہ میں ماں کومقدم کرنے کا سبب یہ ہے کہ ماں کوہی بچے کی پرورش اوررضاعت کا حق حاصل ہے ، اس لیے کہ وہ بچے کی تربییت کرنا زیادہ جانتی ہے اوراسے اس پر قدرت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اوراسی طرح اس معاملے میں صبر کرنے کی بھی گنجائش ہوتی ہے جوکہ مرد کے پاس نہیں ۔

اوراسی طرح ماں کے پاس تربیت کےلیے وقت بھی زیادہ ہوتا ہے جوکہ مرد کے پاس نہیں اس لیے بچے کی مصلحت کومدنظر رکھتے ہوئے ماں کوپرورش اورتربیت کےلیے مقدم کیا گیا ہے ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اس بچے کےلیے میرا پیٹ ایک برتن بنا رہا، اورمیری گوداس کےلیے حفاظت کی جگہ رہی اورمیرا سینہ اس کےلیے خوراک مہیا کرتا رہا، اوراب اس کا والد سے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب تک تونکاح نہ کرلے اس کی توہی زیادہ حقدار ہے ۔ مسند احمد (182/2) سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) مستدرک الحاکم (225/2) امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے اس

حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس (بیوی) ایک انصاری عورت تھی جس سے ان کے بیٹے عمر بن عاصم پیدا ہوئے ، پھر بعد میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا ، ایک دفعہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ قبا گئے تو اپنے بیٹے عاصم کو مسجد کے صحن میں کھیلتے ہوئے پایا تو اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر سوار کرلیا

اتنی دیر میں بچے کی نانی عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک آ پہنچی او بچے کو لینے کی کوشش کرنے لگی حتی کہ دونوں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے ۔

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : میرا بیٹا ہے ، اور عورت کہنے لگی یہ بیٹا میرا ہے ، تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : آپ اسے اس عورت کو دے دیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے کوئی بات بھی نہ کی ۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو موطا میں روایت کیا ہے (767/2) سنن بیھقی (5/8) ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع اور متصل دونوں طریق سے مشہور ہے اور اہل علم نے اسے قبول کا درجہ دیا ہے ۔

اور بعض روایات میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا :

ماں زیادہ مہربان اور رحم کرنے والی اور نرم دل ، زیادہ محبت کرنے والی ، زیادہ لائق اور جب تک شادی نہ کرلے وہ بچے کی زیادہ حقدار ہے ۔

اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ماں زیادہ مہربان اور رحمدل ہوتی ہے ، اسی علت اور سبب سے ماں چھوٹے بچے کی زیادہ حقدار ہے ، واللہ تعالی اعلم ۔ .

دیکھیں فقہ السنۃ (2/289-290) ۔

5234